

از عدالت اعظمیٰ

کانٹیلال نیلا اور او آریس۔

بمقابلہ

انکم ٹیکس کے کمشنر، بمبئی

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ نئے حصص کی مارکیٹ ویلیو کے نصف پر تقسیم۔ اگر ڈیویڈنڈ کی تقسیم کے برابر ہے۔ اسمنٹ۔ ری اوپننگ۔ دی انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعات 2(6A)(a)، 66(1)۔

اپیل کنندگان نوجیون ملز لمیٹڈ کے نام سے مشہور کمپنی کے شیئر ہولڈر تھے جس کے پاس بینک آف انڈیا کے بڑی تعداد میں شیئرز تھے۔ بینک نے اپنے حصص کے سرمائے کو بڑھانے کے مقصد کے ساتھ ملز کو کچھ اور حصص کی پیشکش کی جس میں پریمیم بھی شامل ہے جو کہ مارکیٹ کی قیمت کا نصف تھا۔ ملز نے اپنے اپنے فنڈز سے پیش کیے گئے حصص کی تھوڑی سی تعداد خریدی اور اپنے پاس رکھے ہوئے ایک شیئر کے بدلے بینک کے دو حصص کے تناسب سے اپنے حصص یافتگان کو بقیہ حصص حاصل کرنے کا حق تقسیم کیا۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 34(1)(a) کے تحت اپیل کنندہ کی تشخیص کو انکم ٹیکس آفیسر نے اس بنیاد پر دوبارہ کھولا کہ بینک آف انڈیا کے حصص کے حق کی رہائی ڈیویڈنڈ کی تقسیم کے مترادف ہے۔ انکم ٹیکس افسر کے حکم کے خلاف اپیلیں ناکام ہو گئیں، ہائی کورٹ نے اپیل کنندگان کی استدعا پر درج ذیل سوال تیار کیے:-

"کیا کیس کے حقائق اور حالات کے مطابق، نوجیون ملز لمیٹڈ کی طرف سے بینک آف انڈیا کے شیئرز کے لیے درخواست دینے کے حق کی تقسیم "ڈیویڈنڈ" کی تقسیم کے مترادف ہے؟

ہائی کورٹ نے سوال کا اثبات میں جواب دیا۔ ہائی کورٹ کے ٹیٹھیٹ کے ساتھ اپیل پر، انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کا موقف درست ہے۔

ملز کے حصص یافتگان کو بینک آف انڈیا کے دو حصص حاصل کرنے کے حق کی تقسیم ان کے پاس ہر حصص کے لیے نصف مارکیٹ ویلیو پر "ڈیوائڈنڈ" کی تقسیم کے مترادف تھی جس پر ٹیکس عائد کیا جانا تھا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1957 کی سول اپیل نمبر 364۔

سابقہ بمبئی ہائی کورٹ میں I.T.R نمبر 31/1955 کے 22 فروری 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

این۔ اے۔ پاکی والا اور آئی۔ این۔ شراف اپیل کنندگان کے لیے۔

اے این کرپال اور ڈی، گپتا، مدعا کے لیے۔

22 نومبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ - یہ سات اپیل کنندگان کی طرف سے ایک اپیل ہے جس میں بمبئی کی ہائی کورٹ آف جوڈیکچر کی طرف سے اجازت دی گئی ہے جس میں یہ تصدیق کی گئی ہے کہ اس میں ایک اہم سوال شامل ہے۔

اپیل کنندگان کے پاس نوجیون ملز لمیٹڈ، کالول، ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی کے کل 800 حصص کے ایشو میں سے 570 ہیں، جو بعد میں ملز کہلائے گی۔ سال 1943-47 کے درمیان، ملز نے بینک آف انڈیا لمیٹڈ کے 5000 حصص خریدے۔ 6 مئی 1948 کو منعقدہ بینک آف انڈیا کے شیئر ہولڈرز کے ایک غیر معمولی اجلاس میں، ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں بینک کے شیئر کیسٹل میں اضافہ کیا گیا اور اس مقصد کے لیے حصص یافتگان کے پاس موجود ہر تین حصص کے لیے ایک نئے حصص کے تناسب سے موجودہ حصص یافتگان کو نئے حصص کی پیشکش کرنا۔ نئے شیئرز کی فیس ویلیو 50 روپے ہونی تھی، لیکن شیئرز 50 روپے کے پریمیم پر جاری کیے گئے۔ شیئر ہولڈرز کو 100 روپے ادا کرنے تھے ہر نئے شیئر کے لیے 5,000 حصص رکھنے والی ملز 100 روپے فی حصص کی شرح سے بینک آف انڈیا کے $\frac{2}{3}$ 1,666 حصص حاصل کرنے کی حقدار بن گئیں۔

بینک آف انڈیا نے 25 مئی 1948 کو خط کے ذریعے اپنی قرارداد کو مطلع کیا اور اس کے ساتھ تین فارم منسلک کیے، فارم A قبولیت کے لیے، فارم B ترک کرنے کے لیے اور فارم C جو کہ نامزد افراد کو الاٹمنٹ کے لیے ایک فارم کہا جاسکتا ہے۔ سرکلر لیٹر موصول ہونے پر ملز کے ڈائریکٹرز نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی:

"حل کیا کہ بینک آف انڈیا لمیٹڈ کے دارالحکومت میں 5,000 عام حصص رکھنے والی کمپنی کو اب مذکورہ بینک سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ کمپنی 50 روپے کی ادائیگی پر $1,666 \frac{2}{3}$ مزید عام حصص حاصل کرنے کی حقدار ہے۔ سرمایہ اور روپے 50 روپے فی حصص پر ایم کے طور پر اور مذکورہ بینک کے مذکورہ ایشو میں اس کمپنی کے فنڈز کو صرف 66 حصص کی حد تک سرمایہ کاری کرنا اور مذکورہ ایشو کے باقی 1,600 حصص میں اس کمپنی کا حق تقسیم کرنا مناسب سمجھا جاتا ہے۔ اس کمپنی کے حصص یافتگان کے درمیان اس کمپنی میں ان کے حصص کے تناسب سے۔ یہ حل کیا گیا ہے کہ اس کمپنی کے فنڈز بینک آف انڈیا لمیٹڈ کے پیش کردہ 1,666 حصص میں سے 66 حصص میں لگائے جاسکتے ہیں، اور باقی 1,600 حصص کا حق اس طرح اس کمپنی کے 800 حصص میں اس تناسب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ بینک کے دو حصص کا حق فی ایک عام شیئر جو اس کمپنی میں ہے۔

مینجنگ ایجنٹ حصص یافتگان کو حق کا استعمال کرنے کے لیے آگاہ کرنے کے لیے اقدامات کر سکتے ہیں اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے مطابق، ملز نے پیش کردہ حصص میں سے صرف 66 حصص پر قبضہ کرنے کا حق استعمال کیا اور فیصلہ کیا کہ باقی 1,600 شیئرز کا حق اس کے 800 شیئر ہولڈرز میں تقسیم کیا جائے۔ ملز کے 570 شیئرز کے حامل سات اپیل کنندگان بینک آف انڈیا کے 1,140 شیئرز کے حقدار بن گئے۔ اپیل کنندگان نے ان حصص کی الاٹمنٹ پر رضامندی ظاہر کی اور بالآخر انہیں ایک نجی کمپنی جیسنگھ بائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ کو منتقل کر دیا۔

سات اپیل کنندگان اور ملز کے دیگر حصص یافتگان کا جائزہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 34(1)(a) کے تحت انکم ٹیکس آفیسر کے ذریعے دوبارہ کھولا گیا تھا کہ ملز کے ذریعہ بینک کے حصص کی رہائی ہندوستان کی رقم "ڈیویڈنڈ" کی تقسیم تھی اور حصص یافتگان کے حق میں جاری کردہ حق کی قیمت اگرچہ ایکٹ کے دفعہ 12 کے تحت قابل ٹیکس تھی، ٹیکس

سے بچ گئی تھی۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعہ اپیل میں سات اپیل کنندگان کی آمدنی کا دوبارہ جائزہ لینے والے انکم ٹیکس آفیسر کے حکم کی تصدیق کی گئی۔ اپیل کنندگان کی درخواست پر، انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ٹریبونل کے ذریعہ بمبئی میں ہائی کورٹ میں درج ذیل سوال پیش کیا گیا:

"کیا کیس کی حکمت عملی اور حالات کے مطابق نوجیون ملز لمیٹڈ کے ذریعہ بینک آف انڈیا کے حصص کے لئے درخواست دینے کے حق کی تقسیم کا تعین کنندگان کے حق میں "ڈیویڈنڈ" کی تقسیم کے مترادف ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی 2(6A)۔"

ہائی کورٹ نے اس سوال کو دوبارہ ترتیب دیا:

"کیا کیس کے حقائق اور حالات پر، نوجیون ملز لمیٹڈ کے ذریعہ بینک آف انڈیا کے حصص کے لیے درخواست دینے کے حق کی تقسیم، تعین کنندگان کے حق میں "ڈیویڈنڈ" کی تقسیم کے مترادف ہے؟"، اور جواب دیا یہ اثبات میں ہے۔"

ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ دفعہ 2(6A) میں "ڈیویڈنڈ" کی تعریف ایک جامع تھی اور ایک مکمل تعریف نہیں، اور یہاں تک کہ اگر بینک آف انڈیا کے حصص کے حق کی تقسیم کو ڈیویڈنڈ کے طور پر شمار نہیں کیا جاسکتا۔ دفعہ 2(6A) میں اس اظہار کے توسیعی معنی، یہ اب بھی اس اظہار کے عام معنی کے اندر ڈیویڈنڈ تھا اور اپیل کنندگان کے ہاتھ میں آمدنی کے طور پر قابل ٹیکس تھا۔

اپیل کنندگان کے وکیل نے استدلال کیا کہ ہائی کورٹ کا جواز نہیں تھا، سوال کی شکل کے حوالے سے جو کہ واضح طور پر دفعہ 2(6A) میں تعریف کے معنی کے اندر بینک آف انڈیا کے حصص کے ڈیویڈنڈ کے حق کی تقسیم سے متعلق ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ، سوال کے دائرہ کار کو بڑھانے اور اس کے عام معنی کی روشنی میں جواب دینے میں۔ اس جھگڑے میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ "ڈیویڈنڈ" کی تعریف دفعہ 2(6A) میں مختلف آئٹمز پر مشتمل ہے اور بعض دیگر چیزوں کے علاوہ ہے جسے اس اپیل کے مقصد کے لیے بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ "ڈیویڈنڈ" اس کے عام معنی میں کسی کمپنی کے منافع یا آمدنی کا تقسیمی حصہ ہے جو اس کے شیئر ہولڈرز کو دیا جاتا ہے۔ جب متقنہ نے دفعہ 2(6A) کے ذریعہ اظہار "ڈیویڈنڈ" کی وضاحت کرنے کی کوشش کی تو اس نے اظہار کے عام معنی

میں رسیدوں کے کئی دیگر زمروں کا اضافہ کیا جو اس میں شامل نہیں ہو سکتے ہیں۔ دفعہ 2 (6A) کی تعریف کے مطابق، "ڈیویڈنڈ" کا مطلب ڈیویڈنڈ ہے جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے اور اس کے مفہوم میں تعریف میں متعین کئی دیگر رسیدیں شامل ہیں۔ ٹریبونل نے اس سوال کا حوالہ دیا تھا کہ کیا بینک آف انڈیا کے حصص کے لیے درخواست دینے کے حق کی تقسیم دفعہ 2 (6A) کے معنی میں ڈیویڈنڈ کی تقسیم کے مترادف ہے اور اس سوال کا جواب دیتے ہوئے، ہائی کورٹ کو دونوں کو مد نظر رکھنا تھا۔ عام اور اس اظہار کا وسیع معنی۔ ٹریبونل کی طرف سے بنائے گئے سوال میں، اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ ہائی کورٹ کو اس سوال پر مشورہ دینے کے لیے بلایا گیا تھا کہ آیا اپیل کنندگان کی رسیدیں صرف دفعہ 2 (6A) میں اس اظہار کی توسیع شدہ تعریف کے تحت ہی ڈیویڈنڈ کے لیے تھیں۔

یہ بھی زور دیا گیا کہ اپنے شیئر ہولڈرز کو بینک آف انڈیا کے نئے شمارے کی خریداری کے اختیار کا استعمال کرنے کے لیے نامزد کرتے ہوئے، ملز نے کوئی ڈیویڈنڈ تقسیم نہیں کیا۔ یہ سچ ہے کہ ملز بینک آف انڈیا کی طرف سے کی گئی پیشکش کو قبول کرنے کی پابند نہیں تھیں، تاہم ملز کے لیے اس پیشکش کو قبول کرنا کتنا ہی فائدہ مند تھا: یہ ملز کے لیے پیشکش کو ترک کرنے کے لیے کھلا تھا۔ ملز کے پاس تین آپشنز تھے، (1) شیئرز کو قبول کرنا، (2) شیئرز کو قبول کرنے سے انکار کرنا، یا (3) اپنے نامزد کردہ کے حق میں سپرد کرنا۔ یہ غیر متنازعہ ہے کہ جب بینک آف انڈیا نے اپنے شیئر ہولڈرز کو حصص کی پیشکش کی تھی، تو بھرس کے لیے درخواست دینے کے حق کی مارکیٹ ویلیو 100 روپے فی شیئر تھی۔ نئے شیئر کی فیس ویلیو 50 روپے تھی لیکن شیئر ہولڈرز کو 50 روپے کا پربیم ادا کرنا پڑا، اس طرح نئے شیئر کے حصول کے لیے کل ادائیگی 100 روپے تھی۔ مارکیٹ میں نئے حصص کی قیمت 200 روپے سے زیادہ تھی: اور بینک آف انڈیا کی طرف سے پیش کردہ حق کے تحت حصص کے حصول کے لیے قابل ادائیگی رقم اور حصص کی مارکیٹ کوٹیشن کے درمیان فرق بلاشبہ حق کی قدر تھا۔ ملز کو یہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی: وہ حصص کو قبول کر سکتی ہے یا ان حصص کو قبول کرنے سے انکار کر سکتی ہے یا انہیں اپنے نامزد افراد کے حق میں سپرد کرنے کا اختیار استعمال کر سکتی ہے۔ یہ آخری آپشن ان

افراد کو نامزد کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے جنہوں نے حصص پر قبضہ کرنا تھا اور ملز نے یہی کیا۔ ملز نے بینک آف انڈیا سے اپنے نامزد افراد کو حصص الاٹ کرنے کی درخواست کی، اور اپنے نامزد افراد کو الاٹمنٹ کی درخواست حق کی منتقلی کے مترادف تھی۔ اپنی قرارداد کے ذریعے، سچ میں ملز نے اپنے شیئر ہولڈرز کے پاس ہر شیئر کے لیے 200 روپے کی قیمت کا حق منتقل کیا۔ یہ واضح طور پر ملز کے سرمائے کی تقسیم نہیں تھی۔ یہ ملز کے لیے بازار میں بینک آف انڈیا کے حصص کا حق فروخت کرنے اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو شیئر ہولڈرز میں تقسیم کرنے کے لیے کھلا تھا۔ اس طرح کی تقسیم بلاشبہ ڈیویڈنڈ کی تقسیم ہوتی۔ اگر مارکیٹ میں حق بیچنے اور پھر حاصل ہونے والی رقم کو تقسیم کرنے کے بجائے، ملز نے براہ راست حق منتقل کر دیا، تو فائدہ حصص یافتگان کے ہاتھ میں پھر بھی ڈیویڈنڈ تھا۔

ڈیویڈنڈ کو پیسوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جائیداد کی ترسیل یا مالیاتی قیمت کے حق کے ذریعے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ قرارداد، یہ سچ ہے، حصص یافتگان کے درمیان حق کو بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کرنے کا مقصد نہیں تھا۔ اس نے ڈیویڈنڈ کی تقسیم کے لیے قرارداد کی شکل بھی اختیار نہیں کی۔ اس نے ایک ایسے حق کی تقسیم کی شکل اختیار کر لی جس کی مالی قدر تھی۔ لیکن تقسیم کی منظوری دینے والی قرارداد کی شکل سے قرارداد کے حقیقی کردار کو تبدیل نہیں کیا جاسکا۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ ہائی کورٹ کا یہ موقف درست تھا کہ ملز کے حصص یافتگان کے پاس ہر حصص کے لیے بینک آف انڈیا کے دو حصص (ان کی مارکیٹ ویلیو کے نصف پر) کے لیے درخواست دینے اور حاصل کرنے کے حق کی تقسیم رقم ہے۔

منافع کی تقسیم کے لیے

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔